Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱ / ۳۶ | منگل ۷ رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ | ۲۹ احسان ۱۳۶۱ ہش | ۲۹ جون ۱۹۸۲ء | نمبر ۱۴۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۸ احسان / جون۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ بلڈ پریشر بہت زیادہ ہے اور کمزوری بھی بہت بڑھ گئی ہے جس کی وجہ سے طبیعت بہت ناساز ہے۔ احباب جماعت ورد والحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کامل عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین اللّٰھم آمین۔

پندرھویں صدی حضرت اقدس کی صداقت کو قائم اور مستحکم کرنے کی صدی ہے

اپنے بچوں کی ایسی عمدہ تربیت کرو کہ وہ ہر صبر اور آزمائش میں تمہارے ساتھ رہیں

جماعت احمدیہ فجی کے ۱۲ ویں جلسہ سالانہ پر قدرتِ ثانیہ کے مظہر ثالث حضرت مرزا ناصر احمد نور اللہ مرقدہٗ کا پیغام

خلاصہ رپورٹ مرسلہ محبوب یوسف خان صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ فجی:

جماعت ہائے احمدیہ فجی کا بارھواں سالانہ مورخہ ۲۶ ۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۸۱ء کو بمقام سوتی جماعت احمدیہ کی وسیع و عریض نئی تعمیر شدہ خوبصورت مسجد جس کا نام "فضل عمر مسجد" رکھا گیا ہے۔ کے احاطہ میں منعقد ہوا جس میں جزائر فجی کی جملہ جماعتوں کے ممبران نے کثیر تعداد میں شرکت کر کے اس جلسہ کو کامیاب بنایا۔ مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ فجی، امیر و مشنری انچارج نے باہر سے آنے والے مہمانوں کو اھلاً وسھلاً و مرحباً کہا۔

مورخہ ۲۶ دسمبر کی صبح کو ۹-۳۰ بجے تلاوت قرآن کریم سے جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم منظور الٰہی خان صاحب نے حضرت مصلح موعود کی نظم ؎

"نونہالانِ جماعت مجھے کچھ کہنا ہے"

پڑھی۔ یہ شعر کہ ضائع مرا پیغام نہ ہو

خوش الحانی سے پڑھی

اس کے بعد مکرم امیر و مشنری انچارج مکرم مولوی سجاد احمد صاحب خالد نے قدرت ثانیہ کے تیسرے مظہر نور اللہ مرقدہٗ کا مندرجہ ذیل پیغام پڑھ کر سنایا۔ جس کے ساتھ جلسہ کا افتتاح ہوا۔

خلاصہ پیغام:

"برادرانِ جماعت احمدیہ فجی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے یہ سن کر بہت خوشی ہوئی ہے کہ آپ اپنی نئی تعمیر شدہ مسجد کی عظیم الشان عمارت میں یہ جلسہ منعقد کر رہے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ یہ نئی تعمیر شدہ مسجد اور یہ جلسہ آپ سب کے لئے اور اسلام کے لئے مبارک ہو۔ یہ مقام اسلام کی اشاعت کا مرکز بنے۔ اور یہ جلسہ اسلام اور احمدیت کی تازگی کا موجب بنے۔ آمین۔

ہمیں یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم پندرھویں صدی ہجری میں داخل ہو چکے ہیں اور یہ صدی اسلامی فتوحات کی صدی ہے۔ یہ صدی حضرت (اقدس ..... ناقل) کی صداقت کو قائم اور مستحکم کرنے والی ہے ....."

حضور نے اپنے پیغام میں مزید بتایا کہ:۔

"تمام پیشگوئیاں اپنے ساتھ کچھ ذمہ داریاں اور قربانیوں کا مطالبہ رکھتی ہیں اور میرا پیغام تمہارے لئے یہ ہے کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دعاؤں کے ساتھ اسلام کی بہتری کے لئے ترقی کی منازل طے کرتے چلے جاؤ۔

علاوہ ازیں اپنے بچوں کو بھی اپنے رنگ میں رنگین کرتے ہوئے ایسی عمدہ تربیت دو کہ وہ صبر اور آزمائش کے وقت تمہارے ساتھ رہیں۔ خدا کی راہ میں تمہارے قدم ثابت رہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہماری قربانیاں قبول فرمائے اور ہم اپنے ہی دور میں اسلام کی عظیم فتح مبین کو مستقبل قریب میں اپنی آنکھوں سے دیکھ جائیں۔"

حضور کے اس پیغام کے بعد مکرم مشنری انچارج صاحب نے محترم وکیل التبشیر صاحب کا پیغام پڑھ کر سنایا

اس پیغام کے بعد مکرم امیر صاحب نے فرمایا کہ یہ جلسہ جو ہم آج منعقد کر رہے ہیں۔ سب سے پہلے آج سے قریباً نوّے سال کا عرصہ ہوا جب حضرت (اقدس ..... ناقل) نے اسے جاری فرمایا تھا۔ اس پہلے جلسہ سالانہ پر صرف ۷۵ افراد کی حاضری تھی۔ لیکن اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اسی جلسہ سالانہ میں جو آج فجی آئی لینڈ میں جو دنیا کے کنارے پر واقع ہے یہ حاضری چار گنا زیادہ ہے۔ لیکن اس وقت حضرت (اقدس ..... ناقل) کو بذریعہ الہام اللہ تعالیٰ نے خبر دی تھی کہ ایک وقت آنے گا جبکہ دنیا کے کناروں تک تیری تبلیغ پہنچے گی۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(باقی صفحہ ۸ پر)

مکرم و محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب مع بیگم صاحبہ بغرضِ علاج بیرون ملک تشریف لے گئے ہیں۔ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو گذشتہ تقریباً نو ماہ سے آنکھوں کی تکلیف ہے۔ پاکستان کے آنکھوں کے ماہر ڈاکٹروں نے انگلستان جا کر علاج کروانیکا مشورہ دیا تھا۔ علاوہ ازیں صاحبزادہ صاحب موصوف کو ریڑھ کی ہڈی میں بھی دیرینہ تکلیف ہے جس کے علاج کے سلسلہ میں آپ کو چند ہفتوں کے لیے ہسپتال میں داخل رہ کر علاج کروانا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے محترم صاحبزادہ صاحب اور بیگم صاحبہ کا سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو اور آپ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور لمبی بابرکت عمر عطا فرمائے۔

مسعود احمد جہلمی
(قائمقام وکیل التبشیر تحریک جدید ربوہ)

خاکسار کی امی جان سارہ درد اہلیہ مولوی عبدالرحیم درد مرحوم پر بیماری کا دوبارہ حملہ ہوا ہے جس کی وجہ سے کمزوری بہت بڑھ گئی ہے خود سے کروٹ لینا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک کے بابرکت ایام میں میری امی جان کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کامل شفا سے نوازے۔ آمین!

(رضیہ درد)

کیا آپ
۱ — چندہ عام
۲ — حصہ آمد
۳ — چندہ جلسہ سالانہ
ادا فرما چکے ہیں؟

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مذہب کی بنیادی تعلیم اور پہلا سبق یہ ہے کہ انسان انسان کے حقوق ادا کرے

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمۃ للعالمین قرار دے کر دوسروں کے ساتھ نفرت کی جڑ کاٹ دی ہے

آپ کی طرف منسوب ہونے والوں کیلئے ضروری ہے کہ تمام دوسرے انسانوں کیلئے رحمت بن کر دکھائیں

آج کل دنیا کے حالات بڑی تیزی سے خراب ہو رہے ہیں اس لیے عالم انسانیت کیلئے دعاؤں کی بہت ضرورت ہے

۲۲ جون ۱۹۸۲ء کو ملاقات کے لیے تشریف لانے والے بیرونی دوستوں سے سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خطاب:

مرتبہ: مکرم یوسف سلیم ملک صاحب ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی۔ ربوہ:

۲۲ احسان ۱۳۶۱ ہش (جون ۱۹۸۲ء) کو مکرم چوہدری محمد اعظم صاحب ممبر مال اور مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب شیخوپورہ کے ساتھ بعض غیر از جماعت بھی ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ دوران ملاقات غیر از جماعت دوستوں نے بھی حضور سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی وفات پر اظہار تعزیت کیا۔ اس موقع پر سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

"آپ لوگوں کے اور جو غیر از جماعت دوست ہیں اُن کے اس اخلاص سے میں بڑا متاثر ہوا ہوں۔ آپ ہمدردی کے اظہار کے لئے تشریف لائے اللہ تعالیٰ آپ کو جزا دے۔

اصل انسانی ہمدردی ہے

یہ تو بنیادی چیز ہے۔ اس میں مذہب کے اختلاف کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ بلکہ مذہب یہیں سے تعلیم شروع کرتا ہے۔ انسان انسان کے حقوق ادا کرے تو یہ تو پہلا سبق ہے مذہب کا۔ اگر کوئی آدمی مذہب سے پہلا سبق ہی نہ سیکھے اور یہ سوچے کہ میں اگلی منزلیں لے لوں گا، یہ نہیں ہو سکتا۔ سیڑھیاں اسی طرح چڑھتی ہیں۔ پہلی سیڑھیاں چھوڑ کر آدمی اوپر چھلانگ نہیں لگایا کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جہاں بھی، صرف اسلام کا سوال نہیں بلکہ جہاں بھی جتنے مذاہب جاری فرمائے ہیں۔ ان کی پہلی تعلیم انسانی حقوق کی ہے۔ اور اگر کوئی مذہب کے نام پر انسانی حقوق سے محروم کرتا ہے کسی قوم کو تو وہ پھر غلطی خوردہ ہے۔ وہ مذہب، مذہب نہیں کہلا سکتا۔ مگر ہمارے ملک میں بدقسمتی ہو گئی ہے کہ نام مذہب کا لیتے ہیں اور

مذہب کی بنیادی تعلیم

کے خلاف تعلیم دینے لگ جاتے ہیں۔ اس سے بڑی بدقسمتی اور کیا ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس اصول کو قرآن کریم نے اس طرح بیان فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام "رحمۃ للعالمین" رکھ دیا تاکہ کسی قوم کو یہ خیال نہ رہے کہ یہ ہمارے لئے رحمت نہیں ہیں اُن کے زیادہ سگے ہیں، اُن کے لئے رحمت ہیں جو مان رہے ہیں۔

سارے جہانوں کے لئے رحمت

قرار دے کے ہندو کا خوف دور کر دیا۔ سکھ کا خوف دور کر دیا، عیسائی کا دور کر دیا، حبشی کا دور کر دیا، یورپین کا دور کر دیا کیونکہ جو رحمت ہے اس کے ساتھ نفرت چل ہی نہیں سکتی یہ دو الگ چیزیں ہیں اور متضاد ہیں، رحمت اور نفرت۔ جس قوم کا آقا رحمت ہو جائے سارے جہانوں کے لئے، اس قوم کے اندر کسی قوم کے لئے، کسی فرقے کے لئے، کسی رنگ کے لئے نفرت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ورنہ وہ خود اپنے آقا سے کٹ جائے گا یعنی یہ ایک تضاد ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا بیک وقت کہ کوئی مسلمان حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا آقا مانتا ہو یا امام مانتا ہو اور

آپ سے محبت کا دعویٰ

کرتا ہو اور خود رحمت کی تعلیم نہ دے، رحمت نہ بنے کسی کے لئے بلکہ اس سے کوئی خوف کھائے، کسی کو دکھ پہنچے۔ یہ تو اُس کا اپنا نقصان ہے۔ کیونکہ حضور اکرم سے وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ غضب کے ساتھ رحمت کا کوئی جوڑ نہیں۔

یہ ہے وہ بنیادی تعلیم اسلام کی جس کو بھلانے کے نتیجہ میں ساری دنیا میں مصیبتیں پڑی ہوئی ہیں۔ مسلمانوں میں بھی امن اٹھ گیا ہے۔ ایک دوسرے سے امن اٹھ گیا ہے۔ فرقے کا فرقے سے امن اٹھ گیا ہے۔ حوصلہ نہیں رہا۔ دل کی وسعت نہیں رہی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ ساری دنیا میں ایک

عزت اور احترام کا مقام

رکھتے تھے۔ غانا کے ریڈیو نے جہاں پاکستان کی نسبت احمدیوں کی تعداد کم ہے بار بار ریڈیو پر، ٹیلیویژن پر اعلانات کئے۔ آپ کا بار بار تعارف کروایا۔ آپ کے اخلاق کی تعریف کی، آپ کے علم کی تعریف کی اور اسی طرح دوسرے افریقن ممالک میں بھی۔ نیز بی بی سی نے انگلینڈ سے اعلان کیا حالانکہ وہاں جماعت کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ ایک اسلامی ملک کے رہنما کو اپنی قوم پر بدظنی نہیں کرنی چاہیئے اور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب ہونے کے نتیجہ میں اس پر بھی رحمت بننے کی جو عظیم ذمے داری عائد ہوتی ہے اسے فراموش نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر یہ خوف مانع ہو کہ ہماری قوم کسی رحمت کے سلوک اور انسانیت کے مظاہرہ کو پسند نہیں کرے گی تو یہ بات آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر بدظنی کے مترادف ہے۔ خدا کرے کہ کبھی بھی امتِ محمدیہ رحمت اور انسانیت کے جذبات سے عاری نہ رہے۔

یہ ہے اصل جذبہ جس کی فکر کرنی چاہیئے۔ ہمیں تو کسی سے شکوہ نہیں ہے نہ ہم کسی کی تعزیت کے محتاج ہیں۔ ہماری جماعت کا تو دعویٰ ہے اللہ تعالیٰ ہی سے ہمارا تعلق ہے۔ وہی تعزیت کرتا ہے۔ وہی بہترین صبر دیتا ہے۔ جزاء دیتا ہے۔ تو جس کو یہ یقین ہو کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا میرے ساتھ ہے

اس کو دنیا سے محتاجی کوئی نہیں رہتی۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثل اسوہ کو زندہ رکھنے میں ہی ہماری زندگی ہے۔ لہٰذا میں آپ سے کہتا ہوں کہ جب آپ لوگ اپنے اپنے گھروں میں واپس جائیں یہ تعلیم دیں کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے اگر محبت کا دعویٰ سچا ہے تو رحمت بنے بغیر ہمارا دنیا میں گزارا نہیں ہو سکتا۔ ہم ہو ہی نہیں سکتے آنحضورؐ کے غلام اور چاہیں کہ وہ تو رحمت ہو اور ہم غضب، یہ ناممکن ہے۔

بہرحال آپ لوگوں نے جو شرافت دکھائی اور ہمدردی دکھائی ہے میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء ایک چھوٹی نیکی بعض دفعہ آگے اور نیکیوں کی توفیق عطا فرما دیتی ہے۔ رستہ چل پڑتا ہے۔ تو خدا تعالیٰ آپ کی اس نیکی کو قبول فرمائے آپ کو ہدایت کے رستے پر آگے بڑھائے۔ اپنا پیار عطا کرے اور اپنی معرفت عطا فرمائے اصل تو

مذہب کا لُبّ لباب

یہی ہے ہمدردی بنی نوع انسان سے اور اللہ سے تعلق۔ باقی ساری درمیانی باتیں اسباب ہیں۔ اگر یہ دو مقاصد حاصل ہو جائیں تو کامیابی ہے۔ یہ دو نہ ہوں تو ساری شریعت بے کار ہو جاتی ہے، کوئی بھی فائدہ نہیں رہتا۔

ایک غیر از جماعت دوست نے کہا کہ ہمیں تو لوگ بڑا ڈراتے تھے کہ وہاں ملاقات کی بڑی دقت پیش آئے گی اس پر حضور نے فرمایا کہ:۔

"آپ کے تو پرانے تعلقات ہیں۔ آنا جانا ہے، آپ ویسے بھی آجاتے ہیں۔ بہرحال آپ کا شکریہ۔ جزاکم اللہ۔ آپ نے اس موقع پر ہمدردی کا اظہار فرمایا۔ اللہ آپ کو جزا دے۔ شیخوپورہ کو حضرت صاحب خاص طور پر بڑا وقت دیا کرتے تھے۔ بہت محبت تھی۔" (اس موقع پر ایک دوست نے کہا ہمارا اس جماعت سے کوئی تعلق نہیں لیکن قدرتی طور پر حضرت صاحب سے ہمیں بہت انس ہو گیا تھا) فرمایا۔ حضرت صاحب کو بھی

شیخوپورہ ضلع سے بہت پیار تھا

سب سے زیادہ وہ شیخوپورہ کے ناز برداشت کیا کرتے تھے بلکہ بے وقت بھی آجاتے تھے تو خود تکلیف اٹھا لیتے تھے۔ بیماری سے پہلے جمعرات کو صبح سے رات نو بجے تک کچھ نہیں کھایا کیونکہ شیخوپورہ بے وقت آیا۔ فرمایا میں ان کو ضرور وقت دوں گا۔ بہت کمزوری پیدا ہو گئی تھی، آخر پہ آکر۔ لیکن آپ نے فرمایا ان کو میں انکار نہیں کروں گا۔ بہت پیار کرتے تھے سب سے۔ خاص طور پر آپ کے ضلع سے چوہدری انور حسین صاحب کی وجہ سے۔ کچھ آپ کے ضلع میں بھی محبت کا جذبہ زیادہ پایا جاتا ہے باقیوں کے مقابلہ پر۔ تو حضرت صاحب کو بڑی قدر تھی اس بات کی۔ اس لیے جب دفتر والوں نے بتایا کہ شیخوپورہ کے دوست بغیر وقت لیے آگئے ہیں تو میں نے کہا شیخوپورہ والوں کو تو میں نے ضرور وقت دینا ہے۔ پھر چوہدری محمد اعظم صاحب کا پیغام مل گیا۔ میں نے کہا تو پھر اکٹھے مل لیں۔

ویسے سمبڑیال میں بھی اچھا ماحول ہے آپس میں رواداری کا اور تعلق کا بہت اچھا ماحول ہے۔

مجھے ہمیشہ خوشی ہوتی ہے

سمبڑیال کے متعلق وہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے چھوٹے دماغ نہیں ہیں۔ چھوٹے حوصلے نہیں ہیں۔ کھلے دل کے لوگ ہیں۔ بڑی رواداری ہے۔ آدمی کے حسنِ اخلاق سے ہی قوم بنتی ہے اصل بات یہی ہے (مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا) اب ان کے ہاں ان کے والد چوہدری انور حسین صاحب کا حسنِ اخلاق ہے جس نے سارے ضلع کے دل موہے ہوئے ہیں، جیتے ہوئے ہیں۔ اور اس کی وجہ سے جب حسن اخلاق کا سلوک ہو تو انسان کے اندر ایک حسن پیدا ہو جاتا ہے۔ دھوپ پڑتی ہے تو جس پر پڑتی ہے اس کو بھی آخر روشن کر دیتی ہے۔ کالی چیز بھی بعض دفعہ چمک سے سفید نظر آنے لگ جاتی ہے۔ دیکھو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جب سورج چمکا ہے تو حبشی دلوں کو بھی روشن کر دیا۔ جو سب سے زیادہ کالے سمجھے جاتے تھے سب سے زیادہ نورانی بن گئے

اصل بنیادی چیز

یہ ہے کہ حسنِ اخلاق والے آدمی ہوں تو محبت اور پیار سے سلوک کریں۔ اسی سے قوم کی تربیت ہوتی ہے۔ خالی ریڈیو اور ٹیلیوژن کی تقریروں سے نہیں قوم بنا کرتی۔ نمونے سے پاک نمونے سے، محبت سے ہمدردی سے

ایک بات میں آخر میں عرض کر دوں کہ آجکل دعاؤں کی بہت ضرورت ہے۔ دنیا میں حالات بڑی تیزی سے خراب ہو رہے ہیں اور پاکستان کے بھی قریب خطرہ پہنچ رہا ہے بہت تیزی سے۔ عالمِ اسلام پر تو اس وقت خوفناک بادل بالکل گرج رہے ہیں۔ ایک حصہ تو بالکل تباہ و برباد کر دیا گیا ہے۔ اور وہ جو زبانی خدمتیں کرنے والے تھے وہ خاموش بیٹھے رہے ہیں۔ انہوں نے کچھ نہیں مدد کی۔ فلسطین میں اتنے مظالم توڑے گئے ہیں کہ

دل خون کے آنسو روتا ہے

پس اتنے خوفناک حالات میں۔ خدا رحم فرمائے عالمِ اسلام پر، بہت مشکلات ہیں اس کے لئے دعا کرنی چاہیئے اور اپنے ملک کے لئے، بنی نوع انسان کے لئے۔ ہو سکتا ہے اسی مسئلے سے آگے عالمی جنگ چھڑ جائے۔ کیونکہ حضرت (اقدس)، بانی سلسلہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے ایک خبر دی تھی کہ جو خوفناک عالمی جنگ آنیوالی ہے جس سے قومیں تباہ ہو جائیں گی، اس کا مرکز ملک شام ہوگا۔ یہ الہام کے الفاظ ہیں۔ اس کا مرکز ملک شام ہوگا۔ تو اس وقت خطرہ کا سارا مواد شام کے ارد گرد اکٹھا ہو رہا ہے۔ اور اللہ بہتر جانتا ہے کہ اب ہوگا یا کل ہوگا لیکن لازماً شام اس کا مرکز بنے گا۔ وہ جنگ تو اتنی خوفناک ہوگی کہ قومیں صفحۂ ہستی سے مٹ جائیں گی۔ اس لئے ایک دعا جو میں آپ کو کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ

عالمِ انسانیت کے لئے دعا

کے بعد اپنے لئے دعا کریں کہ اے خدا! اگر ہمارا مقدر آگیا ہے تو تیری رضا کی راہ پہ اٹھیں۔ تیری ناراضگی کی راہ سے نہ اٹھائے جائیں۔ ہر انسان کو موت کا کوئی پتہ تو نہیں۔ کس وقت خدا اٹھاتا ہے وہ ہے اصل Important چیز۔ انجام بخیر ہو تو پچھلے سارے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اگر انجام بخیر نہ ہو تو ساری نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں اس لئے جب اچانک انجام کے وقت آتے ہیں قوموں کے، کہ پتہ ہی نہ لگے کس وقت ایک دم اچک لی جائے۔ ایک بم پڑے گا تو بعض علاقے کے علاقے صاف ہو جائیں گے۔ دوسرا سانس لینے کا موقع نہ ملے گا، بخشش طلب کرنے کا وقت ہی کوئی نہیں ہوگا اس وقت۔ یعنی سونے والے یا جاگنے والے کو بھی یہ پتہ نہیں ہوگا کہ کب میں تھا کب میں نہیں ہوں گا۔ اتنی تیز ہے وہ تباہی۔ اس لیئے

اب وقت ہے دعا کا

اُس وقت تو وقت نہیں ملے گا۔ اب دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ صحیح رستے پر چلائے۔ اپنی رضا کی راہ پر رکھے، رضا کی راہ پر اٹھائے۔ گزشتہ غلطیاں معاف فرمائے۔ کیونکہ اصل زندگی تو مرنے کے بعد کی ہے یہ تو یونہی نام ہے زندگی کا۔ صرف ایک سایہ ہے۔ اصل زندگی بعد میں شروع ہونی ہے۔ اس کی تیاری کوئی نہیں۔ اس کا خوف کوئی نہیں ہے۔ یہ دعا کرنی چاہیئے۔ آئیے! اب ہم دعا کر لیتے ہیں اس کے بعد پھر آپ کو جانے کی اجازت ہوگی۔"

یہ بابرکت مجلس یہی اجتماعی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

عید فنڈ اور فطرانہ

امرائے کرام و صدر صاحبان سے گذارش ہے کہ

(۱) عید فنڈ ہر دوست سے انکی حیثیت کے مطابق ہر دو عیدوں کی مبارک تقاریب پر وصول فرما کر مرکز میں بھجوایا جائے۔

(۲) فطرانہ کی شرح ایک صاع گندم کی قیمت یعنی ۱۲ روپے فی کس مقرر کی جاتی ہے۔ جو خاندان کے جملہ افراد کے حساب سے ادا کیا جائے۔ نوزائیدہ بچے کی طرف سے بھی فطرانہ ادا کیا جانا ضروری ہے جو دوست پوری شرح سے ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتے ہوں وہ نصف شرح ۶ روپے فی کس کے حساب سے ادا کر سکتے ہیں۔

بیرونی جماعتیں وصول شدہ فطرانہ کا ۱/۲ اور ربوہ کے حلقہ جات ۱/۲ حصہ مرکز میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروائیں گے۔ باقی رقم مقامی طور پر مستحقین میں تقسیم فرمائی جائے۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عظیم الشان نشانِ آسمانی "نسلِ سیدہ"

زمانہ ۔ محمود کا زمانہ ہے

مکرم اخوند فیاض احمد صاحب ۔ لاہور

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بے نظیر شان اور مرتبہ کا اظہار ایک مقام پر ان الفاظ میں فرماتا ہے :۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ خاتم النبیین (الاحزاب ع ۵)

ترجمہ :۔ نہ محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ تھے نہ ہیں (نہ ہوں گے) لیکن اللہ کے رسول ہیں بلکہ (اس سے بھی بڑھ کر) نبیوں کی مہر ہیں۔

حضرت اقدس ..... سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بے نظیر شان اور افاضہ اور تاثیرِ روحانی کے بارہ میں تحریر فرماتے ہیں :۔

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں ..... وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اُس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز سے واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین اور آخرین پر فضیلت بخشی اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے جو ہر چشمہ ہر ایک فیض کا ہے اور وہ شخص جو بغیر اقرار اور افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ نہیں پاتا وہ محروم ازلی ہے" (حقیقۃ الوحی)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ایک اور مقام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

انا اعطینٰک الکوثر (سورۃ الکوثر)

ترجمہ :۔ (اے نبیؐ) یقیناً ہم نے تجھے کوثر عطا کیا ہے"

نیز فرماتا ہے۔

ان شانئک ھو الابتر (")

ترجمہ :۔ اور یقین رکھ کہ تیرا مخالف ہی نرینہ اولاد سے محروم ثابت ہوگا"

حضرت مصلح موعود ان آیات مبارکہ کی مختصر تفسیر ان الفاظ میں فرماتے ہیں۔

"کوثر کے معنے ہر چیز کی کثرت کے ہیں نیز ایسے شخص کو جو بہت خیرات کرنیوالا اور سخی ہو جیسا کہ حدیثوں میں مسیح کی نسبت آتا ہے کہ وہ آئے گا اور مال لٹائے گا لیکن لوگ اسے قبول نہیں کریں گے۔ پس اس جگہ ایک آنیوالے امتی کا ذکر ہے جو روحانی طور پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ہوگا۔ چنانچہ اس سورۃ میں بتایا ہے کہ کافر کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتر ہیں۔ وہ کس طرح ابتر ہو سکتے ہیں جبکہ ان کی روحانی اولاد میں تو ایک ایسا شخص کھڑا ہونے والا ہے جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی تعلیم کے خزانے لٹائے گا یہاں تک کہ لوگ اس کے دیئے ہوئے مال کو قبول کرنے سے انکار کر دیں گے اور ایسا مال جس کے لینے سے لوگ انکار کرتے ہیں علمی خزانے ہی ہوتے ہیں ورنہ ظاہری مال کے لحاظ سے تو اگر کسی کے پاس کروڑ پونڈ ہو تو اسے اگر ایک پونڈ بھی دیا جائے تو وہ اسے قبول کر لیتا ہے" روحانی نرینہ اولاد ..... جو قرآن کریم کی رُو سے ملہم من اللہ گروہ میں شامل ثابت ہوتی ہے ایسی اولاد صرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملے گی۔ ان کے دشمنوں کو نہیں ملے گی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

وما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (الاحزاب ع ۵)

اس آیت میں اشارہ ہے کہ کفار کی اولاد خدا کے فضلوں سے محروم رہے گی اور نرینہ اولاد نہیں کہلا سکے گی سوائے اس صورت کے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئیں۔ جیسے عکرمہ بن ابوجہل اور معاویہ بن ابوسفیان"

(تفسیر صغیر ۔ حاشیہ)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم الشان افاضۂ روحانی جو تا قیامت جاری ہے۔ ابتداءً صحابہ کرامؓ۔ تابعین تبع تابعین اور بعد ازاں مجددین اور مصلحینِ امت کے ذریعہ اور آخر میں حضرت اقدس ..... اور آپؑ کے ذریعہ قائم کئے گئے سلسلۂ عالیہ کے ذریعہ قائم و دائم ہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

سیدنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں آنے والے کی بہت سی علامات اور صفات بیان فرما دی تھیں۔ ایسی ہی ایک خاص علامت کا ذکر حضرت اقدس ان الفاظ میں فرماتے ہیں :۔

"جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد لہ۔ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ ..... یتزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیشگوئی موجود ہے گویا اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ باتیں ضرور پوری ہونگی" (ضمیمہ انجام آتھم)

حضور اپنے ایک اور الہام کے بارہ میں فرماتے ہیں

"اشکر نعمتی رأیت خدیجتی ..... ترجمہ۔ میرا شکر کر کہ تو نے میری خدیجہ کو پایا۔ یہ ایک بشارت کئی سال پہلے اس نکاح کی طرف تھی جو سادات کے گھر میں دہلی میں ہوا ..... اور خدیجہ اس لئے میری بیوی کا نام رکھا کہ وہ ایک مبارک نسل کی ماں ہے جیسا کہ اس جگہ بھی مبارک نسل کا وعدہ تھا اور نیز اس طرف اشارہ تھا کہ وہ بیوی سادات کی قوم میں سے ہوگی" (نزول المسیح)

نیز حضور فرماتے ہیں۔

"قریباً اٹھارہ برس سے ایک یہ پیشگوئی ہے الحمد للہ الذی جعل لکم الصھر والنسب

ترجمہ۔ وہ خدا سچا خدا ہے جس نے تمہاری داماد کا تعلق ایک شریف قوم سے جو سید تھے کیا۔ اور خود تمہاری نسب کو شریف بنایا جو فارسی خاندان اور سادات سے معجون مرکب ہے۔ اس پیشگوئی کو دوسرے الہامات میں اور بھی تصریح سے بیان کیا گیا ہے ..... اور جیسا کہ لکھا تھا ایسا ہی ظہور میں آیا کیونکہ بغیر سابق تعلقاتِ قرابت اور رشتہ کے دہلی میں ایک شریف اور مشہور خاندانِ سیادت میں میری شادی ہو گئی اور یہ خاندان خواجہ میر درد کی لڑکی کی اولاد میں سے ہے جو مشاہیر اکابر سادات دہلی میں سے ہے .....

چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایت اسلام کی ڈالے گا... اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو اُن نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی ہے، دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلاوے۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا اسی طرح میری یہ بیوی جو آئندہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے یہ تفاول کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ کبھی ناموں میں بھی اس کی پیشگوئی مخفی ہوتی ہے"

(تریاق القلوب)

حضور ایک اور مقام پر اپنی اولاد و نسل کے بارہ میں بطور پیشگوئی فرماتے ہیں۔

"دوسرا طریق انزالِ رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا ان کی اقتداء و ہدایت سے لوگ راہِ راست پر آجائیں اور ان کے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں سو خدا تعالیٰ نے چاہا کہ اس عاجز کی اولاد کے ذریعہ یہ دونوں شق ظہور میں آجائیں"

(سبز اشتہار)

حضور اپنے منظوم کلام میں خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونیوالی عظیم الشان "نسل سیدہ" یعنی حضرت اماں جان سیدہ نصرت جہاں بیگم کے بطن سے، اپنی اولاد کے بارہ میں فرماتے ہیں۔

؎ خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد
بشارت تو نے دی اور پھر یہ اولاد
کہا ہرگز نہیں ہوں گے یہ برباد
بڑھیں گے جیسے باغوں میں ہوں شمشاد
خبر مجھ کو یہ تو نے بارہا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی
مری اولاد سب تیری عطا ہے
ہر اک تیری بشارت سے ہوا ہے
.....
.....
یہ تیرا فضل ہے اے میرے ہادی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(درثمین)

سیدنا حضرت اقدس ..... کو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں وہ عظیم الشان پیشگوئی کی رُو سے جو فرزند ارجمند عطا ہوا یعنی المصلح الموعود حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد۔ اُن کے بارہ میں حضور تحریر فرماتے ہیں۔

"خدائے عزوجل نے ..... اپنے لطف و کرم سے وعدہ دیا تھا۔ کہ بشیر اوّل کی وفات کے بعد ایک دوسرا بشیر دیا جائے گا جس کا نام محمود بھی ہوگا۔ اور اس عاجز کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا اور حُسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا وہ قادر ہے جس طور سے چاہتا ہے پیدا کرتا ہے"

(اشتہار تکمیل تبلیغ بحوالہ تذکرہ طبع دوم صفحہ ۱۱۷)

چنانچہ حضرت اقدس کے "حُسن و احسان میں نظیر" اس فرزندِ ارجمند کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک عظیم الشان "ناصر دین" بیٹے کی بشارت عطا کی۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"مجھے بھی خدا تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ میں تجھے ایک ایسا لڑکا دوں گا جو دین کا ناصر ہوگا اور اسلام کی خدمت پر کمربستہ ہوگا"

(بحوالہ المبشرات صفحہ ۱۲۴)

یہ وہی عظیم المرتبت ناصرِ دین فرزند تھا جس کی بشارت خود حضرت اقدس کو الہام

انا مبشرک بغلام نافلۃً لک

ترجمہ:۔ ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو تیرا پوتا ہوگا

(تذکرہ طبع دوم صفحہ ۶۴۶)

کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوئی۔ اور جو حضرت مصلح موعود کی وفات پر خلافت ثالثہ کے منصب جلیلہ پر فائز ہوئے۔ یعنی حضرت حافظ مرزا ناصر احمد

(باقی)

مجلس تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان کی قرارداد تعزیت و تجدید عہد

مورخہ ۹ جون ۱۹۸۲ء کی رات ایک بجے کے قریب ہمارے پیارے آقا و محبوب امام سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نور اللہ مرقدہ ایک کروڑ احمدیوں کو سوگوار چھوڑ کر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

آپ حضرت مصلح موعود کے بڑے صاحبزادے تھے۔ ۱۵ نومبر ۱۹۰۹ء کو آپ کی پیدائش ہوئی اور حضرت مصلح موعود کی وفات کے بعد اللہ تعالیٰ نے ۸ نومبر ۱۹۶۵ء کو آپ کو مسند خلافت پر متمکن فرمایا۔ آپ قریباً ۱۶½ سال خلافت کے مقدس اور عظیم المرتبت منصب پر فائز رہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے عہد خلافت کے متعلق بہت ساری بشارات دی تھیں۔ یہود کی کتاب طالمود میں بھی آپ کی خلافت کے بارے میں پیشگوئی موجود ہے۔ اسی طرح سیدنا حضرت مصلح موعود نے اپنی خلافت کے زمانے میں ان پُرجلال الفاظ میں آپ کی خلافت کے ضمن میں یہ اعلان فرمایا تھا کہ

"ایسے شخص کو جسے اللہ تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے۔ میں ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لا کر کھڑا ہوگا تو دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی تو ریزہ ریزہ ہو جائیں گی"۔ (خلافت حقہ اسلامیہ)

ہمارے پیارے امام کی اس بابرکت قیادت میں جماعت ہر جہت میں ترقی کے منازل طے کر رہی تھی اور اسلام اور احمدیت کے غلبہ کے لئے اس کے مجاہدین رات دن کوشاں تھے تا کہ غلبۂ اسلام کی صدی کا جشن مبارک پوری آب و تاب سے منایا جائے اور خدا تعالیٰ کی بشارات کو عملی طور پر پورا ہوتے ہوئے جماعت اپنی آنکھوں سے دیکھ لے۔ اس تعلق میں اللہ تعالیٰ نے ہمارے امام کو قبولیت دعا کے نشان بھی عطا فرمائے تھے۔ اور آپ نے اپنے بابرکت عہد خلافت میں اسلام اور احمدیت کو دنیا میں پھیلانے کے لئے جو نصرت جہاں سکیم اور صد سالہ جوبلی فنڈ اور مختلف پروگرام جاری فرمائے تھے۔ انکی کامیابیاں اور کامرانیاں انشاء اللہ تاریخ مستقبل پیش کرے گی۔

ہمارے امام کامگار کی قیادت میں وہ تاریخ ساز کارنامہ ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ جب حضور نے اسلام کی سات سو سال جلاوطنی کے بعد پھر سرزمین اسپین میں اس کی آبادکاری فرمائی اور خانۂ خدا کی اس چاردیواری کی خشت اوّل نصیب فرمائی جو اسلام اور اسلامیات کا ہمیشہ سے امین اور حصن حصین رہا ہے۔ حضور نے اس خانۂ خدا کے افتتاح کی تاریخ ۱۰ ستمبر ۱۹۸۲ء مقرر فرمائی تھی۔ لیکن افسوس کہ حضور ہم سب کو محزون و مغموم چھوڑ کر اس آسمانی آقا اور مولیٰ کے حضور حاضر ہو گئے جس کے اس خانۂ اقدس کا افتتاح فرمانا تھا۔ کل من علیھا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جان فدا کر

ہم اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہیں کہ وہ آپ کی روح پر دائمی برکات و انوار کی بارش فرمائے اور اعلیٰ علیین میں آپ کو درجات رفیعہ عطا کرے اور آپ کے خاندان اور جماعت کو ہمیشہ آپ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

ہم اللہ تعالیٰ کی رحمت بے پایاں پر شاکر ہیں کہ اس نے اپنے خاص فضل و رحم سے جماعت میں خلافت قدرت ثانیہ کی شکل میں جاری رکھی اور جماعت احمدیہ نے حضرت مرزا طاہر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ کو جماعت احمدیہ کے چوتھے خلیفہ کے طور پر منتخب فرمایا۔ ہم صدق دل سے آپ کی خلافت کو قبول کرتے ہیں اور آپ کی بیعت کرتے ہیں اور عہد کرتے ہیں کہ ہم جملہ نیک اور معروف امور میں آپ کی کامل اطاعت کریں گے اور ہم اس یقین سے پُر ہیں کہ آپ کی خلافت کا انتخاب منشاء الٰہی و تصرف الٰہی سے ہوا ہے اور ہر احمدی پر فرض ہے کہ وہ آپ کی بیعت کا عہد کر کے خلافت حقہ اسلامیہ احمدیہ کے ساتھ اپنے اخلاص و وابستگی کا اظہار کرے اور ہم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لئے خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتے ہیں کہ وہ آپ کو اپنی برکات سے نوازے اور روح القدس سے آپ کی تائید و نصرت فرمائے اور آپ کے عہد خلافت میں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے احمدیت کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے اور حضرت اقدس کے وعدوں کو آپ کے ہاتھ پر پوری شان و شوکت کے ساتھ جلد از جلد پورا فرمائے اور ہم سب کو آپ کی کامل اطاعت اور دائمی وابستگی اور آپ کے عہد مبارک میں دین کی خدمت کی سعادت عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

(وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان)

فریضہ زکوٰۃ اور ماہ رمضان المبارک

ادائیگی زکوٰۃ کے لئے اگرچہ کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں ہے۔ جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گذر جائے اس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ تاہم بعض دوست ثواب و برکت کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی فرماتے ہیں۔

ایسے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ رمضان المبارک اپنے تمام تر فیوض و برکات کے ساتھ شروع ہو چکا ہے لہٰذا وہ اپنی زکوٰۃ کی جلد ادائیگی فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں شب و روز برکت پیدا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

ضروری تصحیح

ناصرات الاحمدیہ کے اجتماع کی ہدایات میں ہدایت ۸ کے مطابق بچیوں کا ذہانت اور مشاہدہ کا مقابلہ نہیں ہوگا بلکہ صرف دینی معلومات کا تحریری مقابلہ دونوں معیار کا ہوگا جیسا کہ پروگرام سے ظاہر ہے۔ (سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحفۃ الصیام ——— درس الحدیث

تمام مذہبی کتب رمضان میں نازل ہوئیں

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب مربی سلسلہ ملتان

قال اللہ تعالیٰ
لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۔
(البقرہ : ۱۸۴)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِحَتْ اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَفِیْ رِوَایَةٍ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّیَاطِیْنُ وَفِیْ رِوَایَةٍ فُتِحَتْ اَبْوَابُ الرَّحْمَةِ
(بخاری و مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رمضان کا مہینہ آتا ہے آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان جکڑ دیئے جاتے ہیں اور ایک اور روایت میں آیا ہے کہ رحمت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

تشریح: حدیث میں رمضان المبارک کی آمد آمد پر آسمان اور جنت کے دروازوں کے کھلنے کا ذکر ہے۔ اس سے مراد ظاہری دروازے نہیں۔ اگر ظاہری طور پر جنت کے دروازے کھلنے مراد لئے جائیں تو لازم آئے گا کہ رمضان میں مرنے والا ہر مومن جو رمضان کی عبادات بجا نہیں لاتا اور بلکہ ہر کافر بھی جنت میں داخل ہو۔ حالانکہ ایسا نہیں یہ برکاتِ رمضان تو ان لوگوں کے لئے بطور نعمت و احسان کے بیان ہوئی ہیں جو اس مہینہ کی عبادات بجا لاتے ہیں۔

پس یہاں آسمان اور جنت کے دروازوں سے مراد جیسا کہ دوسری روایت میں مذکور ہے رحمت کے دروازے ہیں اور عبادات رمضان بجا لانے والے مومنوں کی اطاعت کے نتیجہ میں جو برکات اور رحمتیں مسلسل آسمان سے نازل ہوتی ہیں ان کو آسمان رحمت کے دروازوں کے وا ہو جانے سے تعبیر کیا ہے۔ اور جنت کے دروازوں کے کھلنے سے مراد یہ ہے کہ مومنوں کو ایسے اعمال صالحہ کرنے کی توفیق ان ایام میں ملتی ہے جو ان کو جنت میں لے جانیوالے ہیں۔ بالفاظ دیگر یہ مہینہ (جس میں انہوں نے عبادات کیں) ان کے لئے جنت کے دروازے کھولنے کا موجب ہوا۔

اسی طرح جہنم کے دروازوں کے بند ہو جانے سے یہ مراد ہے کہ مومنوں کو ان کاموں سے اجتناب کرنے کی توفیق ملتی ہے جو جہنم میں لے جانیوالے ہیں۔ کیونکہ روزہ دار بڑے گناہوں سے تو بچتا ہی ہے اور چھوٹے گناہ ویسے معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ اس طرح سب سے بڑا دوزخ جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی ہے اس کے دروازے ایسے شخص پر بند ہو جاتے ہیں اور خدا کی رضا کی جنتوں کے دروازے اس کے لئے کھل جاتے ہیں۔ اور انسان کے اعمال اور عبادات کو احسن رنگ میں قبول کیا جاتا ہے۔

رمضان میں شیطانوں اور سرکشوں کے قید کئے جانے سے بھی یہی مطلب ہے کہ لوگ اللہ کی اطاعت میں مستعد ہو کر شیطانی خیالات و وساوس قبول کرنے سے رک جاتے ہیں اور شیطان کی بات قبول نہیں کرتے ——— کیونکہ روزہ سے قوت عقلیہ بڑھتی ہے جو انسان کو نیکی اور اطاعت کی طرف مائل کرتی ہے اور قوتِ حیوانیہ کم ہوتی ہے جو بدی کی تحریک کرتی ہے۔ اور یہ عام مشاہدہ ہے اور حقیقت ہے کہ رمضان کا مہینہ وہ مبارک مہینہ ہے جس میں باقی مہینوں کی نسبت گناہ کم اور عبادت زیادہ ہوتی ہے اس مبارک مہینہ میں نیکی کے محرک زیادہ ہیں اور بدی کے کم۔

یہ حدیث دوسری جگہ زیادہ تفصیل سے بیان ہوئی ہے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا جب رمضان کے مہینہ کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیطانوں اور سرکش جنوں کو جکڑ دیا جاتا ہے اور آگ کے دروازے بند کئے جاتے ہیں۔ کوئی ایک دروازہ بھی کھلا نہیں رہتا اور جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور کوئی ایک بھی بند نہیں رہتا اور ایک اعلان کرنے والا اعلان کرتا ہے کہ اے بھلائی کے چاہنے والے! آ اور آگے بڑھ اور اے برائی کے چاہنے والے! رک جا ——— اور اللہ کے لئے بہت سے لوگ آگ سے آزاد کئے جاتے ہیں اور رمضان کی ہر ایک رات کو ایسا ہوتا ہے (ترمذی)

رمضان کے فضائل بہت ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ابتدا سے اس مہینہ کو برکتوں اور رحمتوں کے نزول کے لئے چن لیا تھا۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے حضرت ابراہیمؑ کے صحیفے رمضان کی پہلی تاریخ کو اترے اور تورات ۶ رمضان کو اتری۔ انجیل ۱۳ رمضان کو اور زبور ۱۸ رمضان کو نازل ہوئی اور قرآن کریم ۲۴ رمضان کو نازل ہوا۔ (طبرانی بحوالہ جامع الصغیر)

یہ وہ مہینہ ہے جس کے دن اور رات بندے خدا کی عبادت میں گذارتے ہیں۔ اور کسی مہینہ میں اتنی عبادت نہیں ہوتی اسی لئے حدیث میں آیا کہ ہر چیز کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادت کا دروازہ روزے ہیں۔

رمضان کی عبادات کا ثواب بھی عام دنوں سے بڑھ کر کئی گنا عطا ہوتا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص اس مہینہ میں خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے کوئی نفلی عبادت (مالی یا بدنی) بجا لاتا ہے اسے فرض کی ادائیگی کا ثواب ملتا ہے اور جو فرض ادا کرتا ہے اسے ستر فرض کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (بیہقی)

ان عبادات کے نتیجہ میں انسان کے گناہ معاف کئے جاتے ہیں اور درجات بلند ہوتے ہیں۔ حدیث میں آتا ہے کہ ایک رمضان دوسرے رمضان تک کے گناہوں کے کفارہ کا ذریعہ بن جاتا ہے (کنوز الحقائق) یعنی اگر انسان سچے دل اور تقویٰ سے رمضان کی عبادات بجا لائے تو رمضان ایسے اثرات چھوڑ جاتا ہے اور ایسی نیکیوں کی عادت ڈال جاتا ہے جو اس کے گناہوں کا کفارہ بن جاتی ہیں۔

اسی طرح حدیث میں آیا ہے کہ جب رمضان سلامتی سے گذر جائے تو سمجھو کہ سارا سال سلامت ہے (دارقطنی)

پس رمضان کے مقدس اور بابرکت مہینہ کی بہت حفاظت اور اہتمام کرنا چاہیئے تاکہ جسمانی روحانی اور اخلاقی ہر لحاظ سے سارا سال۔ وہ رمضان ہمارے لئے امن و سلامتی کا ذریعہ بنا رہے ——— اور یہ ایک بابرکت مہینہ سارے سال کے شرور و معاصی کے ازالہ اور کفارہ کا موجب بن جائے۔

روحانی دنیا میں رمضان کی جو عظمت اور شان ہے وہ اس حدیث سے خوب ظاہر ہوتی ہے حضرت عبداللہ رضؓ ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کی آمد اور استقبال کی تیاریاں جنت میں رمضان کے بعد سے لے کر اس کے دوبارہ آنے تک پورا سال ہوتی رہتی ہیں۔ اور جنت خوب سجائی جاتی ہے۔ اور پھر جب رمضان آتا ہے اور اس کا پہلا دن ہوتا ہے تو عرش کے نیچے جنت کے پتوں سے ہوا موٹی آنکھوں والی خوبصورت عورتوں (حوروں) پر چلتی ہے اور وہ کہتی ہیں اے ہمارے رب ہمارے اپنے بندوں میں سے ایسے جوڑے عطا فرما جن سے ہماری آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی ہوں (بیہقی)

حضرت اقدس ماہِ رمضان کی عظمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"شهر رمضان الذی انزل فیه القرآن سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔ صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویر قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔ صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔"
(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۶)

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"غرض رمضان ایک خاص اہمیت رکھنے والا مہینہ ہے جس شخص کے دل میں اسلام اور ایمان کی قدر ہوتی ہے وہ اس مہینہ کے آتے ہی اپنے دل میں ایک خاص حرکت اور اپنے جسم میں ایک خاص قسم کی کپکپاہٹ محسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کتنی ہی صدیاں ہمارے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان گزر جائیں۔۔۔۔ لیکن جس وقت رمضان کا مہینہ آتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان صدیوں اور سالوں کو اس مہینہ نے لپیٹ لپاٹ کر چھوٹا سا کر کے رکھ دیا ہے اور ہم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب پہنچ گئے ہیں بلکہ محمد رسول اللہ کے ہی قریب نہیں چونکہ قرآن خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل ہوا ہے اس لئے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس تمام فاصلہ کو رمضان نے سمیٹ سمٹا کر ہمیں خدا تعالیٰ کے قریب پہنچا دیا ہے۔"
(تفسیر کبیر آخری اکتیس رکوع)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (منیجر الفضل ربوہ)

رمضان المبارک کی برکات حاصل کرنیکا ذریعہ

۲۲ جولائی ۸۲ء کو انشاء اللہ دعائیہ فہرست حضور انور کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے ثابت ہے کہ صدقہ و خیرات اور ماہ رمضان کا گہرا تعلق ہے آپ بھی تحریک جدید کا چندہ اس مبارک مہینہ میں یعنی ۲۲ جولائی سے پہلے ادا فرما کر ۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست میں شامل ہونے کی سعی بلیغ فرمائیے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا انٹرویو ۳۰ اگست کو ہوگا

• جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدواران واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۳۰ ظہور ۱۳۶۱ ہش مطابق ۳۰ اگست ۱۹۸۲ء بروز سوموار ۸ بجے صبح دفتر تحریک جدید ربوہ میں ہوگا۔ لیکن داخلہ کے لئے درخواستیں ۲۰ جولائی تک دفتر وکالت دیوان تحریک جدید میں پہنچ جانی چاہئیں۔ اس لئے امیدواران کو چاہیئے کہ میٹرک کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ درخواستیں فوری طور پر مقامی جماعت کے صدر صاحب کی معرفت دفتر وکالت دیوان کو بھجوادیں تا انٹرویو سے پہلے امیدواران کے وقف اور داخلہ کے بارہ میں ضروری کوائف مکمل کئے جاسکیں۔

• اس سے قبل داخلہ کے لئے درخواستوں کے موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۱ مئی مقرر کی گئی تھی۔ امیدواران کی سہولت کے لئے اب اس میں ۲۰ جولائی تک توسیع کردی گئی ہے۔ اس کے بعد آنے والی درخواستوں پر غور نہیں ہوسکے گا۔

• انٹرویو کے لئے درخواست دہندگان میں سے صرف انہی کو بلایا جائے گا جنکی میٹرک میں کم از کم سیکنڈ ڈویژن ہوگی اور عمر ۱۷ سال یا اس سے کم ہوگی۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

• عزیزم مکرم محمد رشید صاحب ہاشمی کنٹونمنٹ انجنیئر لاہور کینٹ کا بیٹا عزیز نیئر رشید ہاشمی ۲۴/۶/۸۲ بروز بدھ اسلام آباد میں سکوٹر کے حادثہ میں موقع پر ہی وفات پاگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیز مرحوم سلسلہ کا ایک فدائی کارکن اور ہر خدمت کو اپنے لیے باعث سعادت سمجھتا تھا عزیز کی عمر ۲۴ سال تھی۔ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم کی مغفرت فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(محمد اکرم خان۔ کارکن نظارت علیا)

• میرے والد محترم چوہدری محمد سلیمان صاحب آف کمالیہ ۲۳ مئی کو صبح ساڑھے تین بجے رحلت فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک بیوہ مسماۃ حشمت بیگم، تین لڑکے محمد الیاس، عبدالرزاق بشارت احمد اور ایک لڑکی مبارکہ چھوڑے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(محمد الیاس لطیف آباد حیدر آباد سندھ)

• ہمارے ایک بزرگ چوہدری فضل الحق صاحب قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ تقریباً سو سال عمر پانے کے بعد ۲۹/۵/۸۲ کو وفات پاگئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم بڑے مخلص احمدی صوم وصلوٰۃ کے پابند اور ہر مشکل کا مقابلہ کرنے والے تھے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے اور ان کے اکلوتے بیٹے کو احمدیت میں داخل ہونے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

(چوہدری مقصود احمد ورک قیام پور ورکاں ضلع گوجرانوالہ)

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے اپنے معروف ادارہ

ہیڈ آفس:- گلوب ٹمبر کارپوریشن ۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور
(گورنمنٹ کنٹریکٹر)

فیکٹری:- گلوب انجنیئرنگ کارپوریشن رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ فیروز والا لاہور

پر تشریف لائیں فون:- دفتر: ۶۸۱۲۶ گھر: ۶۲۹۳ فیکٹری: ۷۱۰۳۵۳

احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کیلئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

برائے توجہ لجنات

امسال فضل عمر درس القرآن کلاس انشاء اللہ ۲۸ جولائی تا ۱۱ اگست ۱۹۸۲ء ربوہ میں منعقد ہوگی۔ تمام لجنات کی صدریں ابھی سے زیادہ سے زیادہ بچیوں کو کلاس میں شرکت کی طرف توجہ دلائیں اور زیادہ تعداد میں طالبات شامل ہوکر اس کلاس سے استفادہ کریں۔ آنے والی طالبات کی فہرستیں ایک ہفتہ قبل آجانی چاہئیں تاکہ اس کے مطابق رہائش کا انتظام کیا جاسکے۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا

• مکرمہ ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نیک محمد صاحب یو بی ایل ربوہ کی رسولی کا اپریشن ۲۴/۶/۸۲ کو عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں مکرم ڈاکٹر ولی محمد صاحب نے کیا ہے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب ہوا ہے۔ الحمد للہ۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و احسان سے ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ فرما کر کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔ (فیروز الدین انسپکٹر تحریک جدید ربوہ)

• میرے بھانجے عزیزم محمود احمد کی مشین سے گر کر ٹانگ ٹوٹ گئی تھی۔ اب پہلے سے کچھ افاقہ ہے لیکن ابھی تکلیف ہے۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ (رشید احمد ۲۵ طارق کالونی ملتان روڈ لاہور)

خاکسار کو ایک مقدمہ میں ملوث کردیا گیا ہے جس کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ اپیل زیر سماعت ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے باعزت طور پر بری فرمائے اور میری جملہ پریشانیوں کو دور کرے آمین۔

(محمد رشید احمد ولد محمد صدیق صاحب نارووال ضلع سیالکوٹ)

• خاکسار چند دنوں سے ذہنی پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری ان پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین۔ (رشید احمد اختر شاہ تاج شوگر ملز منڈی بہاؤالدین)

• میری والدہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ زوجہ نورالدین صاحب کئی مہینوں سے بیمار ہیں۔ باوجود علاج کے کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ ان کی کامل و عاجل صحت کیلئے درخواست دعا ہے۔

(نصیر الدین قمر دارالعلوم غربی ربوہ)

• خاکسار کی والدہ محترمہ اور دونوں دادیاں بیمار ہیں۔ کمزوری زیادہ ہے۔ قارئین الفضل سے ہر سہ مریضوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔ (نذر محمد خان لیاقت مارکیٹ نوابشاہ)

• خاکسار کی دائیں ٹانگ میں کافی دنوں سے شدید درد ہے جس کی وجہ سے نہ چل پھر سکتا ہوں اور نہ آسانی سے نماز پڑھ سکتا ہوں۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین

(ایم غلام رسول بھٹی معرفت رفیق احمد صاحب بھٹی نوابشاہ)

• مجھے ایک مقدمہ میں ملوث کردیا گیا ہے۔ ایڈیشنل سیشن جج کی عدالت میں اپیل زیر سماعت ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے باعزت طور پر بری فرمادے آمین۔

(محمد رشید ولد محمد صدیق صاحب نارووال ضلع سیالکوٹ)

• مکرم چوہدری حبیب اللہ صاحب گورائیہ دارالعلوم غربی ربوہ مساجد فنڈ میں مبلغ -/۱۰۰ روپے ادا کرتے ہوئے استدعا کرتے ہیں کہ قارئین کرام ان کے صاحبزادہ مکرم ہدایت اللہ صاحب کے لئے جو آج کل بیمار ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے (آمین)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

جدید فیشن کے مطابق

سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات وغیرہ کیلئے

نیو پاک جیولرز

۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور

• فون ۴۱۰۹۷۴، ۴۱۸۶۴۶ رہائش ۴۱۸۶۴۵

پروپرائیٹر: میاں عظیم قادر اینڈ سنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ "پندرھویں صدی" صفحہ اول سے آگے

یعنی اس وقت زمین کے کناروں پر کچھ لوگ آباد ہونگے۔ جو تجھے پہچان کر تجھ پر ایمان لائینگے اور تیری جماعت میں داخل ہوں گے۔ چنانچہ یہ جلسہ آج ہم منعقد کر رہے ہیں یہ کوئی دنیاوی غرض و غایت کے مدنظر نہیں رکھا گیا کہ لوگ اس میں شرکت فرمائیں۔ کھائیں پئیں اور گھوم پھر کر چلے جائیں۔ اس جلسہ کے بعض روحانی مقاصد ہیں۔ اس جلسہ میں تعلیم و تربیت کے بعض پہلوؤں کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ چنانچہ اس جلسہ میں بہت سی تقاریر ہوں گی۔ جو آپ سنیں گے اور پھر اس کے مطابق جب آپ واپس گھروں میں جائیں تو عمل پیرا ہو کر روحانی فیوض سے بہرہ ور ہونے کی کوشش کریں۔ اس کے بعد نعرہ ہائے تکبیر بلند ہوئے پھر مکرم امیر صاحب کی اقتداء میں دعا ہوئی

بعدہٗ جلسہ کی باضابطہ کارروائی کا اعلان ہوا۔ مستورات کے لئے علیحدہ پنڈال تھا۔ ان کا علیحدہ پروگرام تھا۔ چنانچہ دن بھر کے لئے طے شدہ پروگرام کے مطابق عمل پیرا ہونے کے لئے وہ اپنے اس پنڈال میں تشریف لے گئیں۔

امیر صاحب کی درخواست پر پہلے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت مکرم ممتاز علی مقبول صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سوئی ہوا

مرزا رفیق احمد صاحب ابن مرزا گل محمد صاحب انتقال کر گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

خاکسار کے بہنوئی عزیزم برادرم مرزا رفیق احمد صاحب ابن محترم مرزا گل محمد صاحب مرحوم ۱۹ جون بروز ہفتہ ۹ بجے صبح کے قریب بعمر ۳۷ سال دل کا شدید دورہ پڑنے کی وجہ سے لاہور میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ وفات سے چند گھنٹے قبل ربوہ سے لاہور پہنچے تھے۔ بعض مجبوریوں کی وجہ سے تدفین فیصل آباد میں کرنا پڑی۔ اس اچانک وفات سے شدید دکھ اور کرب سب عزیزوں کو برداشت کرنا پڑا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت گھر تشریف لا کر ڈھارس بندھائی اور تعزیت فرمائی۔

نیز حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ۲۱ جون بعد نماز مغرب عزیزم مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

عزیزم مرزا رفیق احمد مرحوم سلسلہ کے فدائی اور دینی غیرت رکھنے والے تھے ان کی ملنسار طبیعت کی وجہ سے حلقۂ احباب بہت وسیع تھا۔ آپ خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مہتمم بھی رہے۔ اور وقتاً فوقتاً تفویض کردہ فرائض ذمہ داری اور احسن طریق سے بجا لاتے رہے۔

مرحوم کے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو کمسن بچے اور ایک بچی بھی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم کو جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور اعلیٰ علیین میں بلند مقام حاصل ہو اور اپنے فضل سے مغفرت فرمائے۔ نیز مرحوم کے پسماندگان کا اللہ تبارک و تعالیٰ خود نگہبان اور حامی و ناصر ہو۔ فرشتوں کے نزول سے مدد فرمائے اور سب کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین

خلیفہ صباح الدین احمد مربی سلسلہ احمدیہ کراچی دارالیمن ربوہ

آل ربوہ سالانہ تربیتی کلاس

شعبہ تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ ربوہ کے زیر انتظام آل ربوہ سالانہ تربیتی کلاس ۱۱ تا ۲۰ جولائی ۱۹۸۲ء مسجد محمود میں منعقد ہو رہی ہے۔ دوران کلاس قرآن کریم حدیث، فقہ، کلام، دینی معلومات، مطالعہ کتب کے علاوہ علمائے سلسلہ کی تقاریر کا بھی پروگرام ہے۔ کامیاب اطفال کو اسناد اور نمایاں کارکردگی پیش کرنے والوں کو انعامات دیئے جائیں گے۔ متعلقہ عہدیداران اور والدین سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ اطفال کو کلاس میں شرکت کے لیے تیار فرمائیں۔ نیز اپنی ہمہ وقت دعاؤں میں کلاس کی کامیابی کے لیے بھی دعا فرمائیں۔

(ملک محمود احمد ناصر انچارج کلاس)

رمضان المبارک میں مسجد مبارک میں بعد نماز فجر درس حدیث کا پروگرام

(۱)	یکم رمضان تا ۵ رمضان:	مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد
(۲)	۶ " تا ۱۰ " :	" ملک سیف الرحمٰن صاحب
(۳)	۱۱ " تا ۱۵ " :	" مولانا عبدالمالک خان صاحب
(۴)	۱۶ " تا ۲۰ " :	" سید میر محمود احمد صاحب
(۵)	۲۱ " تا ۲۴ " :	" صاحبزادہ مرزا انس احمد صاحب
(۶)	۲۵ " تا آخر :	سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

(ناظر اصلاح و ارشاد)

اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا اڑتیسواں سالانہ اجتماع ۱۵-۱۶-۱۷ اخاء ۱۳۶۱ ہش (اکتوبر ۱۹۸۲ء) کو منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ خلافت رابعہ کے بابرکت دور کا یہ پہلا اجتماع ہے اس لئے زیادہ سے زیادہ خدام و اطفال کو اس اجتماع میں شامل ہو کر سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے روح پرور کلمات سے مستفیض ہونا چاہیئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کا تاکیدی ارشاد ہے کہ:۔

"ہر جماعت کا کم از کم ایک نمائندہ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع میں ضرور شامل ہونا چاہیئے۔ اجتماع میں ہماری پوری کی پوری جماعت کی نمائندگی ہونی چاہیئے۔" (الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۷۲ء)

قائدین علاقہ، قائدین اضلاع اور قائدین مقامی سالانہ اجتماع کے بارے میں پوری ہمت سے تیاری شروع کر دیں اور دعا بھی کرتے ہیں اپنی مساعی سے مرکز کو آگاہ رکھیں۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

بازیافتہ اشیاء

مورخہ ۱۰ جون کو مسجد مبارک کے دروازے کے قریب سے ایک مردانہ گھڑی اور حضور نور اللہ مرقدہٗ کی زیارت کے دوران ایک پرس ملا ہے۔

جن اصحاب کی یہ چیزیں ہوں وہ نشانی بتا کر مجھ سے وصول کر لیں۔

(حافظ محمد سلیمان محلہ دارالعلوم غربی ربوہ)

نمایاں کامیابی

میرے بیٹے مغفور احمد نے امسال میٹرک کے امتحان میں ۷۲۹/۸۵۰ نمبر حاصل کر کے اپنے سکول میں چوتھی پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو آئندہ بھی غیر معمولی کامیابیوں اور ترقیات سے نوازے۔ آمین۔ (چوہدری محمود احمد ایم ایس سی (ایگریکلچر) سیکرٹری مال جماعت احمدیہ مغل پورہ لاہور)

ضرورت سیلز مین برائے آپٹیکل سٹور
جنہیں عینکوں کی تیاری اور شیشوں کی فٹنگ کا تجربہ ہو۔ رابطہ قائم کریں۔
شامیڈیکو (رجسٹرڈ) آپٹیکو
کچہری بازار فیصل آباد